Serial No.44 (مضمون کا)

Diwan-i-Wali Gujrati

Urdu if 91, size 14x25cm lines12

Includes ghazals terji-bands, was born in the later half if the eleventh century and died in A.H 1119, P.197 Islam in india vol.Two, Delhi, 1985

خود میر محمد مومن استرابادی کے سوانحی حالات پر کوئی مستقل کتاب یا مقالے لکھے گئے ہوں تو مطلع فرمائیں۔ ''دائرۂ میر مومن'' کے ٹرسٹ کا پتہ اور سکریٹری صاحب کا نام ارسال فرمائیں، عنایت ہوگی۔

آصفیہ سے میر کرامت علی صاحب کا تبادلہ ہوا ہے یاد ہیں ہیں؟

طالب دعا

ضیاءالدین دیسائی

۵۔ عبادت بریلوی (پروفیسر)

ڈاکٹر عبادت بریلوی کا اصل نام عبادت یار خان اور ان کے والد کا نام حیات یار خاں تھا۔ عبادت بریلوی 14/ اگست 1920ء کو لکھنو (اتر پردیش) میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے بی۔اے اور ایم۔اے کی اسناد لکھنؤ یونیورسٹی سے حاصل کیں۔ اردو تنقید کا ارتقا کے موضوع پر اِسی یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری 1947ء میں حاصل کی۔ کچھ عرصے تک دہلی یونیورسٹی میں لکچرر کی حیثیت سے کام کیا اور پھر بعد میں لاہور چلے گئے۔ وہاں پنجاب یونیورسٹی کے شعبۂ اُردو میں پروفیسر صدر شعبہ اور پرنسپل کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔

ڈاکٹر عبادت بریلوی کا پی ایچ ڈی کا مقالہ جب کتابی صورت میں منظر عام پر آیا تو یہ کتاب برصغیر ہندو پاک کی متعدد جامعات میں شامل نصاب ہوئی اور اس کے بے شمار ایڈیشن نکلے۔ عبادت بریلوی 78 سال کی عمر میں ستمبر 1998ء میں اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ موصوف نے زندگی بھر تعلیم و تدریس اور تصنیف و تالیف کا کام انجام دیا۔ ڈاکٹر صاحب نے یورپ کا سفر بھی کیا اور وہاں کے مخطوطات سے استفادہ کر کے کتابیں بھی مرتب کی تھیں۔ ڈاکٹر صاحب نے تین درجن سے زائد کتابیں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ چند کتابوں کے نام یہ ہیں۔

تنقیدی زاویے 1943ء۔ شاعری اور شاعری کی تنقید 1970ء۔ غالب اور مطالعہ غالب 1970ء۔ جدید اردو شاعری 1973ء۔ مقدمات عبدالحق (مرتبہ) 1973ء۔ غزل اور مطالعہ غزل 1974ء۔ مومن اور مطالعہ مومن 1975ء۔ اقبال کی اردو نثر 1977ء۔ اقبال احوال وافکار 1981ء۔ ولی اورنگ آبادی 1981ء۔

ڈاکٹر عبادت بریلوی کے احقر کے نام چار خطوط دستیاب ہوئے ہیں اور مجھ سے مراسلت کا سلسلہ 15 جنوری 1979ء سے 4/ اکتوبر 1979ء تک تقریباً دس ماہ تک جاری رہا۔ موصوف نے ماہ نامہ ''افکار'' کراچی میں میری پہلی تصنیف ''غواصی شخصیت اور فن'' پر تبصرہ دیکھ کر مجھ سے اس کتاب کی فرمائش کی تھی اور میں نے انھیں اس کے دو نسخے بھیجے تھے۔ ڈاکٹر عبادت بریلوی نے پہلا خط راقم کو ''اردو اکیڈیمی''، آندھرا پردیش کی معرفت ارسال کیا تھا۔

(۱)

۱۵/جنوری ۱۹۷۹ء — پرنسپل اورینٹل کالج لاہور

محترمی آداب

میں نے آپ کی کتاب غواصی پر تبصرہ ۱ رسالہ 'افکار' میں پڑھا۔ مجھے قدیم ادب اور خاص طور پر دکنی شعراء سے دلچسپی ہے۔ اس کتاب کے دو نسخے (ایک میرے لئے، ایک اورینٹل کالج کی لائبریری کے لئے) مجھے بھجوا دیجئے۔

اس کی قیمت اس طرح ادا ہوسکتی ہے کہ میں اپنی چند کتابیں آپ کو بھجوادوں گا یا پھر ہندوستان میں کسی دوست کو لکھوں گا۔ وہ آپ کو رقم بھجوادیں گے۔ پارسل کے ساتھ بل ۲ بھجوادیجئے اور یہ لکھیے کہ کس طرح رقم ادا کی جائے۔ شکریہ

خیر طلب

ڈاکٹر عبادت بریلوی

(۲)

۲۰/فروری ۱۹۷۹ء — پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور

پرنسپل اورینٹل کالج لاہور

عزیزم،

آپ کا خط پہنچا۔ کتابوں کا پارسل بھی مل گیا۔ بے حد شکر گذار ہوں۔ آپ نے غواصی پر بہت اچھا کام کیا ہے۔ کتاب دیکھ کر جی خوش ہوا۔ انشاءاللہ اس پر "اورینٹل کالج میگزین" کے آئندہ شمارے میں تبصرہ کروں گا۔ پرچہ آپ کو بھیجوں گا۔

انجمن کے مخطوطات کی فہرست آپ کو بھجوا رہا ہوں۔ انجمن سے براہ راست آپ کو پارسل پہنچ جائے گا۔ اپنی کچھ کتابیں بھی بھیجوں گا۔

دکنی ادب سے مجھے بھی دلچسپی ہے۔ اگرچہ میں وہاں سے بہت دور ہوں مگر مطالعہ کرتا رہتا ہوں۔

یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ آپ دکنی غزل پر تحقیقی کام کر رہے ہیں۔ میں نے اپنی کتاب "غزل اور مطالعہ غزل" میں دکنی غزل کا ذکر کیا ہے اور کچھ غیر مطبوعہ غزلیں نقل کردی ہیں۔ یہ غزلیں مجھے نصیر الدین ہاشمی صاحب مرحوم نے بھیجی تھیں۔ ولی پر میرا مضمون آپ کی نظر سے گذرا ہوگا۔

افسوس ہے کہ حیدرآباد کے پرانے احباب زور صاحب ۱، سروری صاحب ۲ اللہ کو پیارے ہوگئے۔ اب بہت کم احباب خط لکھتے ہیں۔ رفیعہ سلطانہ ۳، حفیظ قتیل ۴ وغیرہ۔

گذشتہ سال اقبال سمینار، دہلی میں عابد علی خاں صاحب ۵ سے ملاقات ہوئی تھی۔ ان سے حالات کا علم ہوا تھا اور احباب کی خیریت معلوم ہوئی تھی۔

آپ کبھی کبھی خط لکھتے رہیے تاکہ حالات کا علم ہوتا رہے۔

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔

دعا گو

عبادت بریلوی

(۳)

تاریخ ندارد

پرنسپل اورینٹل کالج لاہور

پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور

عزیز مکرم،

آپ کا خط ملا۔

میں نے کچھ کتابیں آپ کو بھجوائی تھیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ راستے میں باذوق لوگوں کو پسند آجاتی ہیں، وہ رکھ لیتے ہیں اور جس کو بھیجی جاتی ہیں اس تک نہیں پہنچتیں۔ بہرحال اب ایک اور پارسل بھیجتا ہوں۔ خدا کرے مل جائے۔

آپ کی کتاب غواصی میں نے شوق سے پڑھی۔ آپ نے اس کو بڑے سلیقے اور محنت سے لکھا ہے۔ "اورینٹل کالج میگزین" اس پر ضرور تبصرہ کروں گا۔ میگزین ذرا تاخیر سے نکلتا ہے۔ کئی شمارے مرتب ہو چکے ہیں۔ بہرحال انشاء اللہ تبصرہ جلد شائع ہوگا۔

انجمن کے مخطوطات کی فہرست کے لیے میں نے دفتر کو لکھا تھا۔ اب پھر انھیں یاددہانی کراؤں گا۔

غلام عمر خان صاحب [1] کو میرا اسلام کہیے، شاذ تمکنت [2] کے بارے میں معلوم ہوا کہ کراچی میں ہیں۔ ابھی لاہور نہیں آئے۔ اگر آئیں تو ملاقات ہوگی۔

یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ آپ ان کی جگہ سکندر آباد [3] میں پڑھا رہے ہیں۔

کتابوں کے تبادلے کے لئے فیروز سنز کراچی یا لاہور سے خط و کتابت کیجئے۔ یہ لوگ کاروباری اعتبار سے اچھے ہیں۔ امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔

خیر طلب

عبادت بریلوی

(۴)

پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور

پرنسپل اورینٹل کالج لاہور

عزیزم، دعا

آپ کا خط پہنچا۔ میں نے اس سے قبل ایک خط آپ کو لکھا تھا جس میں یہ اطلاع تھی کہ آپ کی نظمیں اور غزلیں مل گئی ہیں اور میں نے ان کو اشاعت کے لئے ماہ نو [1] اور افکار، کو بھجوا دیا ہے جن پرچوں میں آپ کا کلام شائع ہوگا وہ آپ کو بھیجے جائیں گے۔ میں نے افکار کے اڈیٹر صہبا لکھنوی صاحب اور ماہِ نو کی اڈیٹر کشور ناہید صاحبہ سے کہہ دیا ہے۔ آپ براہ راست بھی انھیں لکھ سکتے ہیں۔

مشکل یہ ہے کہ اب آپ کی نظمیں میرے پاس نہیں ہیں۔ رائے کس طرح لکھوں، آپ کا کلام چھپ جائے گا تو رائے لکھ کر بھیج دوں گا۔